REGD. No: L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ - تار کا پتہ :- ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

ربوہ

بجز یکشنبہ

فی پرچہ ایک آنہ تین پائی (سابقہ) ۱۰ نئے پیسے

۲۴ جمادی الثانی ۱۳۸۱ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ”
سہ ماہی ۷ ”
خطبہ نمبر ۵ ”

جلد ۵۰/۱۵ | یکشنبہ ۳ فتح ۱۳۴۰ ہش | ۳ دسمبر ۱۹۶۱ء | نمبر ۲۸۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲ دسمبر بوقت ۹ بجے صبح

رات بے چینی رہی نیند ٹھیک طرح نہیں آئی۔ اس وقت طبیعت بہتر ہے۔ کل حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بعد نماز عصر سیر کی غرض سے باغ میں تشریف لے گئے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین

جعلی پاسپورٹ پر سفر کرنیوالے پاکستانی

لنڈن ۲ دسمبر۔ پندرہ پاکستانیوں کو جنہیں جعلی پاسپورٹوں پر برطانیہ میں داخل ہونے دیا گیا تھا۔ کل بذریعہ طیارہ لنڈن سے بمبئی روانہ کر دیا گیا۔

ایٹمی تجربات بند کرنے سے متعلق مذاکرات میں تعطل پیدا ہو گیا

مغربی طاقتوں کے نمائندے اپنے اپنے ملکوں کو واپس جا رہے ہیں

جنیوا ۲ دسمبر۔ ایٹمی تجربات بند کرنے سے متعلق جو مذاکرات حال ہی میں دوبارہ شروع ہوئے تھے۔ کل پھر ان میں تعطل پیدا ہو گیا۔ ان مذاکرات میں حصہ لینے والے دونوں مغربی نمائندوں نے کل اعلان کیا کہ وہ اپنے اپنے ملک واپس جا رہے ہیں۔ تاہم امریکی نمائندے مسٹر آرتھر ڈین نے کہا۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ان مذاکرات کا سلسلہ یکسر بند کر دیا گیا ہے۔ ہم بہرصورت جنیوا واپس آکر مذاکرات پھر شروع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں یہ کانفرنس دو ہفتہ کے التواء کے بعد گذشتہ منگل کو دوبارہ شروع ہوئی تھی۔ روسی نمائندے مسٹر زاپکین نے بتایا کہ اس مرحلہ پر میں ماسکو واپس نہیں جا رہا۔ میں مغربی ملکوں کے نمائندوں کے واپس آنے تک جنیوا میں ہی مقیم رہوں گا۔ روسی نمائندے نے واضح کیا کہ روس ایٹمی تجربات بند کرنے کے نئے منصوبے پر سختی سے قائم ہے۔ اس کا مطالبہ اب بھی یہی ہے کہ ایٹمی تجربات بین الاقوامی معائنہ اور نگرانی کے بغیر بند ہو جانے چاہئیں مغربی طاقتوں کے نزدیک روس کی یہ تجویز کسی صورت میں بھی قابل قبول نہیں ہے۔

خیال ہے کہ یہ مذاکرات مغربی نمائندوں کے واپس آنے کے بعد اگلے منگل سے پھر شروع ہو جائیں گے۔ امریکی نمائندے نے روانگی سے قبل بتایا کہ امریکہ اگلے ہفتہ روسی تجویز کے بارہ میں مزید وضاحتیں طلب کرے گا۔

داخلہ پر پابندیوں کا اطلاق آئرلینڈ پر بھی ہوگا

لنڈن ۲ دسمبر۔ خیال ہے برطانوی حکومت نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ برطانیہ میں دولت مشترکہ کے ممالک کے افراد کے داخلے پر پابندی کے بل کا جنوبی آئرلینڈ پر بھی اطلاق ہوگا۔ یہ اطلاق کس حد تک ممکن ہوگا۔ اس کی وضاحت اس وقت ہوگی۔ جبکہ وزیر داخلہ آر۔ اے بٹلر آئندہ منگل کو دار العوام میں تقریر کریں گے۔

قافلہ قادیان کے متعلق ضروری اعلان

— رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی —

قافلہ قادیان کی آخری فہرست تیار کر لی گئی ہے اور منتخب شدہ بہنوں اور بھائیوں کو خطوط کے ذریعہ اطلاع دی جا رہی ہے۔ اور ایک دو دن میں یہ فہرست الفضل میں بھی شائع ہو جائے گی۔ اللہ تعالےٰ سب جانے والوں کے ساتھ ہو اور ان کے اس سفر کو مبارک کرے اور حفاظت اور کامیابی کے ساتھ واپس لائے اور قادیان کی روحانی برکات سے متمتع کرے

جن دوستوں کے پاس برٹش پاسپورٹ ہے ان کو قافلہ کی فہرست میں شامل نہیں کیا گیا۔ کیونکہ وہ بغیر ویزا کے ازخود جا سکتے ہیں۔ اسی طرح جو دوست پرائیویٹ کوشش کے ذریعہ ویزا حاصل کر چکے ہیں۔ ان کو بھی قافلہ کی فہرست میں شامل نہیں کیا گیا کیونکہ وہ بھی دفتر خدمت درویشاں کی اجازت کے بعد ازخود قادیان جا سکتے ہیں۔ بلکہ مناسب ہوگا کہ زیادہ سے زیادہ لوگ قادیان جا کر وہاں کی روحانی برکات سے متمتع ہوں۔

اس سال چونکہ سردی غیر معمولی طور پر زیادہ ہے۔ اس لئے ہر جانے والے بھائی بہن کو گرم پارچات اور گرم بستر ضرور ساتھ لے جانا چاہئیے۔ تفصیلی ہدایات بذریعہ خطوط بھجوائی جا رہی ہیں۔

قافلہ کا امیر قریشی محمود احمد صاحب ایڈووکیٹ ۱۳ میکلوڈ روڈ لاہور کو مقرر کیا گیا ہے اور روانگی انشاء اللہ لاہور سے ۱۴ دسمبر ۱۹۶۱ء بوقت دوپہر بذریعہ ریل ہوگی۔ اہل قافلہ کی سہولت کے لئے میرا دفتر انشاء اللہ تین چار دن قبل جودھامل بلڈنگ لاہور میں کھل جائے گا۔

اہل قافلہ کو ویزا کے کاغذات ڈاک کے ذریعہ بھجوا دیئے گئے ہیں۔ انہیں چاہئیے کہ حسب ہدایت ویزا فارم وغیرہ پُر کر کے مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب احمدیہ ہال میگزین لین کراچی ۳ کو رجسٹری کر کے بھجوا دیں اور اپنا پاسپورٹ بھی ساتھ بھجوا دیں تاکید ہے۔

خاکسار:- مرزا بشیر احمد ناظر خدمت درویشاں ربوہ ۶۱/۱۲/۱

استنبول اور انقرہ میں مارشل لاء ہٹا دیا گیا

عصمت انونو کی حکومت اعتماد کا ووٹ حاصل کر گئی

انقرہ ۲ دسمبر۔ ترکیہ کی نئی حکومت نے استنبول اور انقرہ سے مارشل لاء ختم کر دیا ہے۔ اس امر کا فیصلہ وزیر اعظم عصمت انونو کی کابینہ نے کل اپنے ایک اجلاس میں کیا۔ یاد رہے سابق وزیر اعظم عدنان مندریس نے طلباء کے مظاہروں کے بعد انقرہ اور استنبول میں مارشل لاء نافذ کر دیا تھا۔ اور سابق حکومت کا تختہ الٹنے کے بعد انقلابی حکومت نے مارشل لاء کو برقرار رکھا تھا۔ در ایں اثناء عصمت انونو کی نئی مخلوط حکومت کو امید ہے کہ وہ پارلیمنٹ میں اعتماد کا ووٹ حاصل کرنے میں کامیاب رہے گی۔ نئی حکومت معاہدہ شمالی اوقیانوس اور امریکہ کے ساتھ تعلقات جاری رکھنے کی حامی ہے۔ اور ملک میں اس نے افراطِ زر کا مقابلہ کرنے کے لئے ایک وسیع پروگرام بنایا ہے۔

جامعہ احمدیہ کی نئی عمارت کا افتتاح

— ۳ دسمبر کو ہو رہا ہے —

انشاء اللہ العزیز مورخہ ۳ دسمبر ۱۹۶۱ء کو ۳½ بجے شام جامعہ احمدیہ کی نئی عمارت کا افتتاح ہو رہا ہے۔ تمام اہالیان ربوہ کو دعوت دی جاتی ہے کہ اس تقریب اور سالانہ تقسیم انعامات کے جلسہ میں شمولیت فرما کر ممنون فرمائیں۔ یہ تقریب جامعہ احمدیہ کے میدان میں ہوگی۔ (پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ)

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳ر دسمبر ۱۹۶۱ء

کیا آپ بھی اپنی اصلاح کریں گے؟

مولانا محمد یعقوب خان صاحب نے جو آج کل ووکنگ انگلینڈ میں تشریف رکھتے ہیں پیغام صلح میں ایک مضمون "نامۂ ووکنگ" شائع کیا ہے۔ جس میں آپ فرماتے ہیں:۔

"ہماری مشکل یہ ہے کہ جہاں یہ سفید پرندے حلقہ بگوش اسلام ہوتے جاتے ہیں خود مسلمان سیاہ پرندے بنتے جاتے ہیں اور اپنے عمل سے اسلام کی تاریک تصویر پیش کرتے ہیں۔ کبھی کبھی مجھے خیال آتا ہے کہ علمائے پاکستان کو لکھوں کہ جب کوئی کفر کا فتوے لینے آتا ہے۔ تو اس وقت تو تم بڑے شوق سے شرعی فتوے دے کر مہر لگا دیتے ہو۔ کبھی ایک نیک فتوے بھی تو جاری کردو۔ کہ ووکنگ مشن ایک صحیح اسلامی ادارہ ہے اور جو انگریز یہاں مسلمان ہوتا ہے۔ اس کے اسلام میں کسی قسم کا نقص نہیں۔ اگر میری یہ سطور ان میں سے کسی کی نظر سے گزریں۔ تو مہربانی کر کے خود ہی اس قسم کا فتوے میرے نام بھیجدیں۔ مولانا ابوالاعلیٰ مودودی کو خاص طور پر توجہ دلاتا ہوں۔ وہی اپنی روشن خیالی کا ثبوت دیں۔

مومنانہ حسن ظن اور رواداری کی ضرورت

کب تک ہمارے نکتہ چیں بھائی لفظوں کی بحث میں پڑے رہیں گے۔ اور حضرت مرزا صاحب کی بعض استعمال کردہ اصطلاحات پر خوردہ گیری کریں گے۔ اصل موٹی بات دیکھنے والی یہ ہے کہ کیا مرزا صاحب نے ایمان باللہ کی جڑوں کو اپنی جماعت کے دلوں میں مضبوط کیا یا نہیں؟ اور کیا اپنی جماعت میں عشق قرآن اور عشق رسول کی چنگاری روشن کی یا نہیں؟ اور پھر کیا اپنی جماعت میں نیکی کی تخم ریزی کی یا نہیں اور ایک صالح جماعت پیدا کی یا نہیں؟ —— اگر ان سب سوالات کا جواب ہاں میں ہے تو ذرا مومنانہ حسن ظن اور رواداری سے کام لے کر اس جماعت کے متعلق اپنے رویہ پر نظر ثانی کریں"

کیا اچھی باتیں ہیں جو مولانا نے فرمائی ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ مذہبی دنیا میں شروع ہی سے دو متخالف فریق چلے آتے ہیں ایک فریق وہ ہوتا ہے۔ جو دین کے کام میں لگا رہتا ہے۔ اور دوسرا گروہ وہ ہوتا ہے جو اول گروہ پر تمام عمر اس گروہ کے سربراہ پر نکتہ چینی کرتا رہتا ہے۔ اس آخرالذکر فریق کا کام یہ ہوتا ہے کہ اکثر وہ اصولی باتوں کو چھوڑ کر فریق ثانی کے پیشوا پر ذاتی حملے کرتا ہے۔ اور بعض دفعہ بعض فرضی عقائد فریق ثانی پر منسوب کر یا اس کے عقائد پر حاشیہ آرائی کر کے عوام کو اس کے خلاف بھڑکانے اور اشتعال دلا کر ورغلانے کے لئے ان کو ایسے رنگ سے پیش کرنے کی کوشش کرتا ہے کہ جو بظاہر بڑا چمکیلا نظر آتا ہے۔ مگر ملمع سازی کے سوا اور کچھ نہیں ہوتا۔

انبیاء علیہم السلام اور ان کے خلفاء مجددین اور ان کے خلفاء کی تاریخ میں آپ کو ان دونوں گروہوں کا وجود صاف صاف نظر آئے گا۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ تمام علمائے حق کو ایسے مخالف گروہ سے واسطہ پڑتا رہا ہے۔ اور دنیا میں شاید ہی کوئی نیک انسان جو اللہ تعالےٰ کی طرف بلاتا ہو۔ اور دین حق کے لئے کام کرتا ہو۔ آپ کو ملے گا جس کی مخالفت ایسے لوگوں نے کی ہو۔ بلکہ جوں جوں وہ اپنے کام میں ترقی کرتا ہے۔ اور نیک اور سعید روحیں اس کے گرد زیادہ سے زیادہ جمع ہوتی ہیں توں توں اس کی مخالفت بڑھتی جاتی ہے اور مخالفت نئے نئے ہتھیار لے کر نکلتا ہے اور سورج پر خاک اڑانے کی کوشش کرتا ہے۔ اور جوں جوں معترض گروہ کو اپنے اس کام میں ناکامی ہوتی ہے۔ توں توں اس کا غیظ بصر بھی تیز ہوتا ہے۔ اور آخر فحش کلامی اتہام طرازی اور طعن و تشنیع پر اتر آتا ہے۔ قرآن کریم کے مطالعہ سے یہ بات اچھی طرح واضح ہوجاتی ہے۔ چنانچہ آغاز ہی میں اللہ تعالےٰ نے ان دونوں گروہوں کی نشاندہی کردی ہے۔ اور دونو گروہوں کے اوصاف واضح کردیئے ہیں۔

مولانا محمد یعقوب صاحب نے اس مضمون میں الجیریا کے ایک خدا رسیدہ بزرگ کا بھی ذکر کیا ہے۔ جن کا اسم گرامی شیخ احمد علوی ہے۔ جن کے نام پر بقول مولانا تصوف کا علوی نامی طریقہ جاری ہوا ہے۔ اور اس طریقت کی شاخیں سارے عرب ممالک میں ہیں۔ مولانا لکھتے ہیں کہ ان بزرگ کی بھی سخت مخالفت ہوئی چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"علماء نے مخالفت کی کوئی حد نہیں چھوڑی۔ شیخ کو اپنی پوزیشن واضح کرنے کے لئے پہلے لسان الدین نامی۔ بعد میں البلاغ نامی ایک رسالہ نکالنا پڑا۔ جب دلائل دے دیکر تھک گئے اور پھر بھی مخالفین انہیں برا بھلا کہتے رہے۔ تو تنگ آکر وہ مشہور حدیث پیش کی جس میں زبان رسالت سے یہ صراحت ہے کہ مسلمان کون ہوتا ہے۔

من صلی صلوتنا
واستقبل قبلتنا واکل
ذبیحتنا فذالک مسلم
الذی لہ ذمۃ اللہ
وذمۃ رسولہ

"جو ہماری طرح نماز پڑھے، ہمارے قبلہ کی طرف منہ کرے، ہمارا کیا ہوا ذبیحہ کھائے۔ پس تحقیق وہ مسلمان ہے اور اس کے لئے اللہ کی اور رسولؐ کی پناہ ہے"

یہ حدیث پیش کر کے کہا کہ دیکھو یہ فرمان نبویؐ ہے جو ہمارے اور تمہارے دونوں کے لئے واجب الاحترام ہے۔ ہم برے سہی۔ بہرحال کم از کم ہمیں اپنے مسلمان بھائی تو سمجھو۔

شیخ بیچارے کو کیا پتہ تھا کہ بھلا وہ علماء ہی کیا ہوں گے جو مان جاویں نہ ماننا تھا نہ مانے اور شیخ علوی اور ان کے مرید تختۂ مشق بنتے رہے"

اس سے بھی ظاہر ہے کہ اہل حق کی مخالفت ضرور ہوتی ہے۔ اور مولانا نے یہ سچ فرمایا ہے کہ

"علماء ہی کیا ہوں گے جو مان
جاویں نہ ماننا تھا نہ مانے"

اس سے پہلے مولانا محمد یعقوب صاحب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اچھے کام کا ذکر کر کے فرما چکے ہیں کہ

"کجا وہ زمانہ اور کجا یہ کہ اب اسلام کے خلاف لفظ "دشمن" کے استعمال کو بھی یہاں کے عوام اور پادری پسند نہیں کرتے۔ اور مصنفین بھی اسلام کے متعلق پرانی سخت کلامیوں کے لئے "تفریط" کا لفظ استعمال کر کے ان سے اپنی بریت کرتے ہیں۔

کیا مسلمان بھائیوں میں حس انصاف پسندی بالکل ہی مر گئی ہے۔ کہ جس انسان کی بدولت اس قدر خوشگوار انقلاب اسلام اور بانیٔ اسلام اور قرآن کے متعلق مغربی دنیا میں آیا۔ اس کے متعلق رائے قائم کرنے میں خدا خوفی اور اسلامی غیرت سے کام لیں۔

احمدیہ تحریک کے ذریعہ علم اسلام کی سربلندی

احمدیہ تحریک کو جو چاہیں کہہ دیں مگر اس واقعہ کا انکار مخالف سے مخالف بھی نہیں کرسکتا۔ کہ گذشتہ تین ربع صدی میں اسلام کے لئے اگر کوئی جماعت منظم طور پر اور مسلسل سینہ سپر رہی ہے۔ تو وہ یہی جماعت ہے اور اب بھی ادیان عالم میں اسلام کا علم جس جماعت کی بدولت سربلند ہوتا ہے وہ احمدیہ جماعت ہی ہے۔ اسلام کی محبت کا دعوے اور ساتھ ہی اس واحد خادم اسلام جماعت کے ہاتھوں کو کمزور کرنا دونوں باتیں ایک قلب میں کس طرح جمع ہوسکتی ہیں؟"

ہم مولانا محمد یعقوب صاحب سے اب ایک سوال کرتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ یہ جو جماعت احمدیہ کے کام کے متعلق آپ نے فرمایا ہے۔ کیا اس میں اس جماعت کا بھی کوئی حصہ ہے جس کو آپ پہلے قادیانی اور اب ربوی جماعت کہا کرتے ہیں۔ اور جس کے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ہیں۔ اور جن کو آپ میاں صاحب اور خلیفہ ربوہ اور خلافت مآب وغیرہ القاب سے یاد فرمایا کرتے ہیں۔ کیا یہ حقیقت نہیں ہے۔ کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی قیادت میں جماعت احمدیہ نے نہ صرف یورپ میں بلکہ افریقہ۔ امریکہ۔ انڈونیشیا اور دنیا کے دیگر ممالک میں نہایت موثر اور فعال اسلامی مشن قائم کئے ہیں۔ قرآن کریم کے تراجم یورپین اور افریقی وغیرہ زبانوں میں شائع کئے ہیں۔ سینکڑوں مساجد اور اسلامی سکول غیر اسلامی ممالک میں کھولے ہیں۔ اور ہزاروں غیر مسلموں کو حلقہ بگوش اسلام کیا ہے؟

ہم مولانا سے پوچھتے ہیں کہ وہ خدا کو حاضر و ناظر جان کر جواب دیں کہ کیا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے یہ سارا دینی کام تنظیم اور خوش اسلوبی سے خاص اپنی توجہ کے ساتھ سرانجام نہیں دیا؟ ہمیں کامل یقین ہے کہ مولانا کا جواب اثبات میں ہوگا۔ کیونکہ یہ کام ایسا ہے۔ جو سورج کی طرح چمک رہا ہے۔ اور خود غیر مسلم اور عیسائی مشنری اس کام کی برملا شہادتیں دیتے ہیں اور مولانا کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ یہ شہادتیں بے بنیاد نہیں ہیں۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۶ پر)

مجلس انصار اللہ کے سالانہ اجتماع پر

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا بصیرت افروز افتتاحی خطاب

انصار اللہ کی ہمہ گیر اصطلاح اور اس کے اہم تقاضے

مؤرخہ ۲۷ اکتوبر ۱۹۶۱ء کو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے انصار اللہ کے ساتویں سالانہ اجتماع کا افتتاح فرماتے ہوئے جو روح پرور اور بصیرت افروز خطاب فرمایا تھا اس کا مکمل متن افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

برادران کرام!!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مجھ سے خواہش کی گئی ہے کہ میں انصار اللہ کے اجتماع کا افتتاح کروں۔ کسی دینی اور علمی اور تربیتی اجتماع میں شرکت کرنا تو بہرحال بڑی خوشی اور برکت کا موجب ہے اور میں اپنے لئے ایسے اجتماع کو اخروی سعادت کا باعث سمجھتا ہوں لیکن میں چند دن سے بلڈ پریشر کی تکلیف میں مبتلا ہوں اور طبیعت میں یکسوئی نہیں پاتا۔ علاوہ ازیں مجھے انصار اللہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے ہمیشہ ہی بہت حجاب رہتا ہے۔ ایک تو اس لئے کہ میں خود بھی انصار اللہ میں شامل ہوں اور اس ذمہ داری کے لحاظ سے اپنی کمزوریوں کو اچھی طرح جانتا ہوں۔ اور دوسرے اس لئے کہ انصار اللہ کا لفظ ایسے بلند و بالا مفہوم کا حامل ہے کہ ان کی حقیقی ذمہ داریوں کو شمار کرنا اور انہیں نیکی کی طرف بلانا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ خدام الاحمدیہ کے فرائض تو وقتاً فوقتاً خلیفۂ وقت کی طرف سے معیّن کئے جاتے ہیں اور خدام الاحمدیہ کا نام بھی ان کے فرائض کی تعیین کرنے کے لئے کافی ہے۔ مگر انصار اللہ کی اصطلاح اتنی وسیع اور اتنی ہمہ گیر ہے کہ اس کی تشریح کرنا ایک بہت مشکل امر ہے۔ انصار اللہ کے معنے ہیں "خدا کے مددگار"۔ اور چونکہ خدا ایک غیر محدود ہستی ہے اور اُس کی صفات بھی غیر محدود ہیں اور اُس کا کام بھی غیر محدود ہے اِس لئے انصار اللہ کے کام کا دائرہ بھی حقیقتاً غیر محدود ہے۔ حق یہ ہے کہ جو جو کام خدا دنیا میں اپنے رسولوں کے ذریعہ لینا چاہتا ہے وہ سب انصار اللہ کے دائرۂ عمل میں آتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کی جتنی بھی ایسی صفات ہیں جن کا اِس دنیا کے نظام کے ساتھ تعلق ہے اُن سب میں انصار اللہ کو خدا کا مظہر بننا چاہیئے۔ اس کے بغیر کوئی شخص کامل طور پر انصار اللہ نہیں کہلا سکتا۔

مگر میں اِس جگہ مخصوص طور پر اُس مقصد کے متعلق کچھ بیان کرنا چاہتا ہوں جس کے لئے ہمارے آقا و سردار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث کئے گئے کیونکہ یہی انصار اللہ کا حقیقی کام ہے کہ وہ اپنے آپ کو اُس بلند و بالا مقصد کا اہل بنائیں جو اِن مقدس ہستیوں کی بعثت میں مرکوز ہے اور نہ صرف اپنے آپ کو اِس کا اہل بنائیں بلکہ حکیمانہ تبلیغ و تلقین اور عمدہ تربیت کے ذریعہ دوسروں کے اندر بھی اِس مقصد کی اہلیت پیدا کریں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ

یعلّمھم الکتٰب والحکمۃ ویزکّیھم۔

"یعنی ہمارا یہ رسول لوگوں کو خدائی احکام و فرائض کی تعلیم دیتا ہے اور اِس کے ساتھ ساتھ اُن کو اِن احکام کی حکمت اور ان کا فلسفہ بھی سکھاتا ہے اور اُن کے اندر طہارت اور پاکیزگی اور تقویٰ پیدا کرتا ہے اور ان کی ترقی کے سامان مہیّا فرماتا ہے"۔

یہ وہ عظیم الشان مقصد ہے جس کے لئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث کئے گئے اور کوئی شخص صحیح معنوں میں انصار اللہ نہیں بن سکتا جب تک کہ وہ اس مقصد کو حاصل نہ کرے۔ وہ دین کو سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔ وہ دینی احکام کی حکمت اور فلسفہ کو سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔ وہ اپنے نفس کو ہر قسم کی اخلاقی اور روحانی کمزوریوں سے پاک کرے اور یہی پاکیزگی دوسروں میں بھی پیدا کرے اور بالآخر وہ ترقی کے ان تمام سامانوں کو مہیّا کرے جو گری ہوئی قوموں کو اُوپر اُٹھانے کے لئے ضروری ہوتے ہیں۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ تزکیہ کے معنے صرف پاک کرنے کے ہی نہیں ہیں بلکہ ترقی دینے اور اُوپر اٹھانے کے بھی ہیں۔ اسلئے یزکّیھم کے لفظ میں یہ دونوں مفہوم شامل ہیں۔ یعنی پاک کرنا اور اُوپر اٹھانا۔ اِس طرح یہ کُل چار مقصد بنتے ہیں اور یہ سارے مقصد انصار اللہ کے مدّنظر رہنے چاہئیں۔

یہ کام اتنا وسیع ہے کہ اگر انصار اللہ کے ہر فرد کی ساری عمر اور ساری توجہ صرف اِسی مقصد کے حصول میں خرچ ہو جائے تو پھر بھی کم ہے۔ مگر رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سارے کام سرانجام دیئے۔ آپ نے ایک اُمّی قوم کو خدائی احکام کا سبق دیا۔ آپ نے ان کو ان احکام کی حکمت اور فلسفے سے بصورت احسن آگاہ کیا۔ آپؐ نے اُنکے اندر وہ پاکیزگی اور وہ طہارت پیدا کر دی جو دنیا کی تاریخ میں عدیم المثال ہے۔ آپ نے عربوں کی گری ہوئی اور پستی میں پڑی ہوئی قوم کو اس طرح اوپر اٹھایا اور ان کے لئے ترقی کے ایسے سامان مہیا کئے کہ وہ دیکھتے ہی دیکھتے ساری معلوم دنیا پر چھا گئی۔ اور ایک اُمّی قوم ہوتے ہوئے دنیا کی ایسی اُستاد بن گئی کہ آج یورپ کے ترقی یافتہ ممالک اس بات کو برملا تسلیم کرتے ہیں کہ ہماری ابتدائی بیداری کا باعث وہ علوم ہوئے ہیں جو ہمیں مسلمانوں کے ذریعہ حاصل ہوئے۔

پس اپنے اس افتتاحیہ خطاب میں تفصیلات میں جانے سے پہلے انصار اللہ کی خدمت میں میری پہلی نصیحت یہی ہے کہ وہ انصار اللہ کے لفظ پر غور کریں اور پھر غور کریں اور پھر غور کریں۔ اور اس حقیقت کو اچھی طرح سمجھ لیں کہ وہ خدا کے کاموں میں خدا کا مددگار بننے کے لئے پیدا کئے گئے ہیں اور خدائی کاموں میں سب سے مقدم کام وہ ہے جو مذکورہ بالا آیت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کیا گیا۔ یعنی اوّل کتاب اللہ کی تعلیم۔ اور دوم احکام الٰہی کی حکمت اور فلسفہ۔ اور سوم نفوس کی پاکیزگی اور طہارت۔ اور چہارم قومی ترقی کے سامانوں کا مہیّا کرنا۔ اور ان پر خود چلنا اور دوسروں کو چلانا۔ اگر انصار اللہ بظاہر صرف اِسی چھوٹی سی نصیحت پر ہی کاربند ہو جائیں تو اِس نصیحت کے بعد انہیں درحقیقت کسی اور نصیحت کی ضرورت نہیں رہتی۔ وہ اِن چار باتوں پر عمل کرنے سے سچ مچ انصار اللہ یعنی "خدا کے مددگار" اور خدا کے دست و بازو اور دنیا کی قوم نمبر ایک بلکہ خیر الامت بن سکتے ہیں۔

پھر ہمارے سلسلہ کے بانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام ہے کہ:-

یحی الدین ویقیم الشریعۃ

"یعنی ہمارا یہ مامور و مرسل دین کو زندہ کرے گا اور شریعت کو قائم کرے گا"۔

اس عجیب و غریب خدائی الہام میں یہ اشارہ ہے کہ مسیح موعود کی بعثت ایسے وقت میں ہوگی کہ جب دین بظاہر مردہ ہو چکا ہوگا اور غیر قوموں پر اس کا رعب بالکل مٹ چکا ہوگا اور خود مسلمانوں میں بھی شریعت پر عمل کرنا عملاً ختم ہو چکا ہوگا۔ گویا نہ تو بیرونی قوموں کے مقابلہ پر اسلام کی کوئی حیثیت باقی رہ جائیگی اور نہ خود مسلمان ہی اسلام پر قائم رہیں گے اور اس دوہری خارجی اور اندرونی مصیبت کی وجہ سے مسلمانوں پر ایک بھاری ابتلاء آئے گا۔ مگر خدا فرماتا ہے کہ ہمارا یہ مسیح جب دنیا میں آئے گا تو اس کے ذریعہ آہستہ آہستہ پھر مسلمانوں میں بیداری پیدا ہوگی اور اسلام ایسی ترقی کرنی شروع کرے گا کہ وہ اپنی کھوئی ہوئی شان و شوکت کو پھر دوبارہ حاصل کر لے گا اور مسلمانوں کی اندرونی حالت بھی سُدھر جائے گی۔

سو انصار اللہ کے قیام کا دوسرا مقصد یہ ہونا چاہیئے (اور درحقیقت یہ بھی پہلے مقصد ہی کی شاخ ہے) کہ وہ تبلیغ کے ذریعہ اسلام کی شان و شوکت کو بڑھائیں اور تربیت کے ذریعہ مسلمانوں کو پھر اُس اعلیٰ مقام پر قائم کر دیں جس پر وہ قرونِ اولیٰ میں قائم ہوئے تھے۔ اِس کے بغیر وہ کبھی بھی حقیقی معنوں میں انصار اللہ نہیں سمجھے جا سکتے۔

انصار اللہ کے نام کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے ساتھ بھی ایک خاص تعلق ہے۔ وہ یہ کہ چونکہ حضرت مسیح موعود حضرت مسیح ناصری کے مثیل ہیں اور اُنہی کے رنگ میں جمالی طریق پر اسلام کی خدمت کے لئے مبعوث کئے گئے ہیں۔ اِس لئے مسیح ناصری کے حواریوں کی طرح آپ کی جماعت کو انصار اللہ کے لفظ سے مخصوص نسبت ہے۔ قرآن مجید میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خدائی کام میں اپنی مدد کے لئے لوگوں کو بلایا تو اس وقت آپ نے یہ الفاظ استعمال کئے تھے کہ من انصاری الی اللہ یعنی "خدا کے کام میں میرا مددگار کون بنتا ہے؟" جس پر حواریوں نے جواب دیا تھا کہ نحن انصار اللہ! یعنی "ہم انصار اللہ ہیں"۔ چونکہ آپ لوگ بھی ایک طرح سے مسیح محمدیؐ کے حواریوں کے زمرہ میں داخل ہیں اس لئے آپ کے لئے حواریوں کے جواب کے مطابق انصار اللہ کا لفظ استعمال کیا گیا ہے جس کی وجہ سے ہم سب کی ذمّہ داری بہت بڑھ گئی ہے کیونکہ خدا کا مددگار بننا کوئی آسان کام نہیں۔

اب میں بعض تفصیلی باتوں کی طرف آتا ہوں۔ سب سے پہلی بات تو میں اپنے بھائیوں کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے دوری کی وجہ سے لازماً جماعت میں بعض کمزوریوں کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے اور نسلی احمدی بڑھ رہے ہیں۔ ان کا بڑھنا ہمارے لئے یقیناً بڑی خوشی کا موجب ہے مگر ساتھ ہی ہم پر یہ بھاری ذمہ داری بھی عائد ہوتی ہے کہ ان کی تربیت کا خاص خیال رکھیں۔ اور اس بات کی نگرانی رکھیں کہ وہ بعد میں آنے کے باوجود اسلام اور احمدیت کی روح پر قائم رہیں یہ کام سب سے اوّل نمبر پر والدین کا ہے کہ وہ بچوں کی صحیح طریق پر تربیت کریں اور ان کے دلوں میں دین کی محبت پیدا کریں اور اعلیٰ اخلاق سکھلائیں۔ دوسرے نمبر پر یہ کام احمدیہ درسگاہوں کے اساتذہ کا ہے جو اپنے اپنے مدارس میں بچوں کے لئے والدین کے قائمقام ہوتے ہیں۔ اور تیسرے نمبر پر یہ کام مرکزی نگرانی کے ماتحت مقامی عہدیداروں کا ہے کہ وہ اپنے علاقہ کے احمدیوں اور خصوصاً نوجوان احمدیوں پر اس طرح نگاہ رکھیں جس طرح کہ ایک ہوشیار گڈریا اپنی بھیڑ بکریوں کی دیکھ بھال کرتا ہے اور کوئی فرد ان کی نظر سے باہر نہ رہے۔ یہ کوئی معمولی کام نہیں بلکہ بڑی بھاری ذمہ داری کا کام ہے کیونکہ اسی پر ظاہری اسباب کے لحاظ سے جماعت کی آئندہ ترقی اور اگلی نسلوں کی حفاظت کا دارومدار ہے۔

تمام احمدی بلا استثنا ایسے ہونے چاہئیں کہ جن میں یہ تین باتیں لازماً پائی جائیں اوّل نمازوں کی پابندی اور نمازیں بھی ایسی جو دعاؤں سے معمور ہوں اور صرف کھوکھلی ہڈی کی طرح نہ ہوں جو گودے سے خالی ہوتی ہے۔ دوسرے خلافت اور مرکز سے مخلصانہ وابستگی جو گویا ہمارے لئے وہ زبردست کھونٹا ہے جس کے ساتھ باندھے جانے کے بعد ہم اِدھر اُدھر بھٹکنے سے بچ سکتے ہیں۔ اور تیسرے جماعتی کاموں میں دلچسپی اور ضروری جماعتی چندوں میں حصہ لینا۔ جو شخص احمدی کہلاتا ہے اور نمازوں اور دعاؤں میں سُست ہے۔ احمدی کہلاتا ہے اور اُسے خلافت اور مرکز کے ساتھ کوئی وابستگی نہیں۔ احمدی کہلاتا ہے اور خدائی سلسلہ کے کاموں میں کوئی دلچسپی نہیں رکھتا اور نہ اُن کاموں کو چلانے کے لئے کوئی مالی قربانی کرتا ہے وہ ہرگز ہرگز سچا احمدی نہیں سمجھا جا سکتا۔ میری یہ بات لکھ لو کہ ایسے شخص کا نام آسمان پر کبھی بھی مخلص احمدیوں کی فہرست میں درج نہیں ہوگا۔

پس اے انصار اللہ میری اس نصیحت کو غور سے سُنو اور مضبوطی کے ساتھ اس پر قائم رہو کہ ان تین نیکیوں کے بغیر کوئی سچی احمدیت نہیں۔ یعنی نمازوں کی پابندی، اور خلافت اور مرکز کے ساتھ مخلصانہ وابستگی اور جماعتی کاموں میں دلچسپی اور ان کو چلانے کے لئے ضروری چندوں میں حصہ لینا۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر کوئی شخص اخلاص پر قائم ہوتے ہوئے یہ تین نیکیاں اپنے اندر پیدا کرے تو اللہ تعالے اس کی بہت سی دوسری کمزوریوں کو معاف فرما دے گا۔

پھر بیرونی جماعتوں کی رپورٹوں سے پتہ لگتا ہے کہ بعض جگہ مقامی جماعتوں میں اتحاد اور اتفاق کی کمی ہے اور چھوٹی چھوٹی باتوں پر جھگڑا کر کے انشقاق کا بیج بو دیا جاتا ہے اور لوگ اِس بات کو بھول جاتے ہیں کہ مومنوں کو بُنیانِ مرصوص بن کر رہنا چاہیئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حدیث میں بڑے غصہ کے ساتھ فرماتے ہیں کہ:۔

مَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ

”یعنی جو شخص جماعت سے الگ ہوتا ہے اور جماعت میں تفرقہ پیدا کرتا ہے وہ اپنا ٹھکانا آگ میں بنانے کے لئے تیار ہو جائے“

”خدا رحم کرے ہمارے کتنے بھائیوں نے آجکل چھوٹے چھوٹے اختلافوں کی وجہ سے آگ میں ٹھکانا بنانے کے لئے تیاری کر رکھی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تو یہاں تک فرماتے ہیں کہ اگر تمہارے خیال میں تم پر کوئی ظلم کیا جائے اور تمہارے ساتھ بے انصافی کا طریق برتا جائے اور تمہارا حق مارا جائے تو پھر بھی تم جماعت کے اتحاد کو ہرگز نہ توڑو اور یا تو صبر سے کام لو اور یا ذمہ دار لوگوں کے سامنے اپنا معاملہ پیش کر کے فیصلہ کرا لو۔ اور پھر جو فیصلہ بھی ہو اُسے شرح صدر کے ساتھ قبول کرو۔ میں امید کرتا ہوں کہ وہ تمام انصار اللہ جو اس وقت ربوہ کے مقدس مقام میں جمع ہیں وہ یہاں سے یہ عہد کر کے اٹھیں گے کہ آئندہ جماعت میں اتحاد اور اتفاق کے طریق پر قائم رہتے ہوئے تفرقہ کے رستہ سے اِس طرح بچیں گے گویا وُہ ایک زہریلا سانپ ہے۔ جس کے ڈسے کا کوئی علاج نہیں۔

مجھے یہ معلوم کر کے بہت خوشی ہوئی کہ گذشتہ ایام میں شیخوپورہ کے مقام پر جماعت کے عہدیداروں کا ایک تربیتی اجتماع ہُوا تھا جو بہت کامیاب رہا یہ ایک نیا خیال تھا۔ اور میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالے ان دوستوں کو جزائے خیر دے جن کے دل میں یہ خیال پیدا ہُوا اور دوسرے دوستوں کو بھی توفیق دے کہ وہ بھی اپنے علاقہ میں ایسے اجتماع منعقد کر کے جماعت کے عہدیداروں میں کام کی نئی زندگی اور چُستی اور بیداری پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ مومنوں کا آپس میں مل کر بیٹھنا اور تبادلۂ خیالات کرنا اور جماعتی ترقی کے لئے مفید تجاویز سوچنا بڑا بابرکت کام ہے اور اِسے جتنا بھی وسیع کیا جائے کم ہے۔

میں انصار اللہ کی خدمت میں یہ تحریک بھی کرنا چاہتا ہوں کہ اُن میں سے جو دوست علمی مذاق رکھتے ہوں یا علمی مذاق پیدا کر سکیں اُنہیں ضرور اسلام اور احمدیت کی تائید میں تحقیقی اور علمی مضامین لکھ کر جہاد فی سبیل اللہ کا ثواب کمانا چاہیے کچھ عرصہ ہُوا میں نے الفضل میں اس کے متعلق ایک مفصّل مضمون لکھا تھا اور دوستوں کو تحریک کی تھی کہ وہ اس طرف توجہ دیں جس پر بعض نے تو کسی حد تک توجہ دی ہے مگر اکثر دوستوں نے توجہ نہیں دی۔ ہمارے دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالےٰ نے سلطان القلم کے غیر معمولی لقب سے نوازا ہے۔ اس میں یہی اشارہ ہے کہ آپ کے متبعین کو بھی قلمی جہاد کی طرف توجہ دینی چاہیئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جس شخص کو خدا تعالےٰ نے ایمان و اخلاص کے ساتھ تحریر و تقریر میں ملکہ عطا کیا ہو اور اُسے اس میدان میں اپنی برکت سے نوازا ہو وہ اس زمانہ میں خدمتِ دین کے لحاظ سے گویا ایک کامل مجاہد بن جاتا ہے۔ اُس کی زبان میں غیر معمولی تاثیر ہوتی ہے اور اس کا قلم جادو کا اثر دکھاتا ہے۔ پس اگر آپ لوگ تحریر و تقریر میں ملکہ پیدا کر کے اس میدان میں خدمت کے لئے نکلیں تو آپ کے لئے بہت بڑے ثواب کا موقعہ ہے۔ جس انسان میں یہ جوہر موجود ہے مگر وہ اسے استعمال نہیں کرتا وہ یقیناً بڑے گھاٹے کے سودے میں ہے۔ اِس کام کے کرنے کا بہترین طریق یہ ہوگا کہ زمانہ کی ضرورت کے مطابق مرکزی مجلس انصار اللہ کی طرف سے گاہے گاہے ایسے مضامین کا اعلان کیا جاتا رہے جن پر تحقیقی مقالے لکھنے کی ضرورت ہے۔ بلکہ اگر ممکن ہو تو ان کتب وغیرہ کا بھی ذکر کر دیا جائے جن سے متعلقہ مضمون کی تیاری میں مدد مل سکتی ہو۔ اس طرح لکھنے والوں کے دل میں مزید تحریک پیدا ہوگی اور وہ بہتر تیاری کر سکیں گے۔

اس موقعہ پر ایک خاص بات جس کی طرف میں مرکزی مجلس انصار اللہ کو توجہ دلانا چاہتا ہوں یہ ہے کہ انہیں فی الحال ربوہ اور لاہور اور کراچی میں سالانہ سیمینار۔ یعنی مجالس مذاکرہ جاری کرنے کے انتظام پر غور کرنا چاہیئے۔ یہ تینوں مقامات ایسے ہیں جہاں ایسی مجالس مذاکرہ کا انتظامات بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ کیا جا سکتا ہے اور ان جگہوں میں انتظام کرنے والے مناسب دوست بھی آسانی سے مل سکتے ہیں۔ فی الحال سال میں ہر جگہ ایک مجلس مذاکرہ کا قیام کافی ہوگا جسے بعد میں حسب حالات بڑھایا جا سکتا ہے۔ کوئی قرآنی موضوع یا ارض قرآن کا جغرافیہ یا اقوام مذکورہ قرآن یا اسلام کی تاریخ یا تعلیم یا اسلامی فقہ و حدیث یا جدید پیدا شدہ تقاضوں سے تعلق رکھنے والا کوئی مضمون منتخب کر کے مقرر کر دیا جائے اور اُس پر علمی مذاق رکھنے والے لوگوں کو دعوت دے کر دوستانہ تبادلۂ خیالات کیا جائے ایک یا دو اصحاب مقالہ پڑھیں اور اس پر دوستانہ رنگ میں گفتگو ہو تاکہ صحیح نتائج پر پہنچنے میں مدد ملے اور معلومات میں اضافہ کے ذریعہ دماغوں میں روشنی پیدا ہو۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایسی مجالسِ مذاکرہ انشاءاللہ کئی لحاظ سے مفید اور بابرکت ثابت ہوں گی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا رستہ کھلے گا کہ میری جماعت کے لوگ اِس قدر علم و معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ سب دوسری قوموں کا منہ بند کر دیں گے۔

ایک اور بات میں اپنے بھائیوں سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ انصار اللہ کو اپنے مجموعہ میں بلند کیریکٹر پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ دینی لحاظ سے وہ اسلام اور احمدیت کا اعلیٰ نمونہ ہوں اور نہ صرف اُن کے اعمال سے اسلام کا نور نظر آئے بلکہ اُن کے ماتھوں پر بھی گویا اسلام کا لفظ لکھا ہُوا دکھائی دینا چاہیئے۔ اُن کے ہاتھوں سے تمام دوسرے لوگوں کی عزتیں اور مال محفوظ رہیں۔ اُن کی زبانوں سے محبت اور اخلاص کا شہد ٹپکے اور اُن کے کاروبار میں دیانتداری کا پہلو اتنا نمایاں نظر آئے کہ وہ دیانت و امانت کا مجسمہ سمجھے جائیں۔ اور جب اُن کی طرف کوئی بات منسوب کر کے بیان کی جائے تو دوست و دشمن یقین کر لیں کہ یہ بات بہرحال سچی ہوگی۔ الغرض دیانتداری اور راست گفتاری اور خوش خلقی ہر احمدی کا طرۂ امتیاز ہونا چاہیئے۔

ایک آخری خلق جس پر میں اس وقت انصار اللہ کے لئے خاص زور دینا چاہتا ہوں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث میں مذکور ہے کہ:۔

مَنْ رَأَی مِنْکُمْ مُنْکَرًا فَلْیُغَیِّرْهُ بِیَدِهٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ۔

"یعنی جو شخص کسی ناپسندیدہ یا خلافِ اخلاق یا خلافِ شریعت بات کو دیکھے تو اُسے چاہئیے کہ اس بات کو اپنے ہاتھ سے بدل دے۔ لیکن اگر کرنے کی اسے طاقت نہ ہو تو زبان سے اس کے متعلق اصلاح کی کوشش کرے اور اگر اسے یہ طاقت بھی حاصل نہ ہو تو کم از کم اُسے بُرا سمجھ کر اپنے دل میں ہی (دعا کے ذریعہ) اصلاح کی کوشش کرے"۔

اگر ہمارے تمام انصار بھائی اس ارشادِ نبوی کو اپنا شعار بنائیں تو اُن کے ماحول میں عظیم الشان تغیر پیدا ہو سکتا ہے۔ اور بدی کبھی جڑ نہیں پکڑ سکتی۔ اور نہ ہی نوجوانوں کے اخلاق خراب ہو سکتے ہیں۔ بدی کو اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھنا اور بے حس و حرکت رہ کر خاموش رہنا قوموں کی تباہی کا موجب ہوتا ہے۔

بالآخر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک مبارک ارشاد پر اپنے اس خطاب کو ختم کرتا ہوں۔ حضورؑ فرماتے ہیں۔ دوست غور سے سنیں:۔

"یہ مت خیال کرو کہ ہم نے ظاہری طور پر بیعت کر لی ہے۔ ظاہر کچھ چیز نہیں۔ خدا تمہارے دلوں کو دیکھتا اور اسی کے موافق تم سے معاملہ کرے گا۔ دیکھو میں یہ کہہ کر فرضِ تبلیغ سے سبکدوش ہوتا ہوں کہ گناہ ایک زہر ہے اُس کو مت کھاؤ۔ ...... جو شخص جھوٹ اور فریب کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص دُنیا کے لالچ میں پھنسا ہوا ہے اور آخرت کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہیں دیکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص پورے طور پر بدی سے اور ہر ایک بدعملی سے یعنی شراب سے قمار بازی سے بدنظری سے خیانت سے رشوت سے اور ہر ایک ناجائز تصرّف سے توبہ نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص دُعا میں لگا نہیں رہتا اور انکسار سے خدا کو یاد نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اُس بد رفیق کو نہیں چھوڑتا جو اُس پر بد اثر ڈالتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے ...... جو شخص اپنے ہمسایہ کو ادنیٰ ادنیٰ خیر سے بھی محروم رکھتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص نہیں چاہتا کہ اپنے قصور وار کا گناہ بخشے اور کینہ پرور آدمی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ ہر ایک مرد جو بیوی سے یا بیوی خاوند سے خیانت سے پیش آتی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اُس عہد کو جو اُس نے بیعت کے وقت کیا تھا کسی پہلو سے توڑتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے ...... اور جو شخص مخالفوں کی جماعت میں بیٹھتا ہے اور اُن کی ہاں میں ہاں ملاتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے ......

یہ سب زہریں ہیں تم ان زہروں کو کھا کر کسی طرح بچ نہیں سکتے۔ اور تاریکی اور روشنی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتی۔ ہر ایک جو پیچ در پیچ طبیعت رکھتا ہے اور خدا کے ساتھ صاف نہیں ہے وہ اُس برکت کو ہرگز نہیں پا سکتا جو صاف دلوں کو ملتی ہے"

بس میں اسی مختصر نوٹ پر اپنے اس خطاب کو ختم کرتا ہوں اور میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے آپ کے اس اجتماع کو ہر جہت سے مبارک اور مثمر ثمراتِ حسنہ کرے اور مجھے اور آپ کو اسلام اور احمدیت کا سچا خادم بنائے اور ہمارا انجام خدا کی رضا پر ہو۔ آمین یا ارحم الراحمین ؛

خاکسار مرزا بشیر احمدؐ۔ ربوہ
۲۷ اکتوبر ۱۹۶۱ء

(بشکریہ ماہنامہ انصار اللہ۔ ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) مکرم برادرم ڈاکٹر صدیق احمد صاحب ساکن دیپالپور بعارضہ ذیابیطس بیمار ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے آمین۔

(ملک عبد الرحمٰن دفتر بیت المال ربوہ)

(۲) میرے والد پر ایک محکمانہ مقدمہ دائر ہے۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ باعزت بری فرمائے آمین

محمد اکرم
(کارکن دفتر بہشتی مقبرہ۔ ربوہ)

ماہنامہ "انصار اللہ" دوسرے سال میں

احباب سے خریداری کی پرزور تحریک

(از محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ماہنامہ "انصار اللہ" خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنی عمر کا ایک سال کامیابی کے ساتھ پورا کر چکا ہے۔ اب نومبر میں دوسرے سال کا پہلا شمارہ شائع ہوا ہے جو اس وقت تک احباب کے پاس پہنچ چکا ہوگا۔

انصار اللہ کے گذشتہ سالانہ اجتماع میں شامل ہونے والے نمائندگانِ مجالس نے ایک قرارداد میں اس عزم کا اظہار کیا تھا کہ وہ انشاء اللہ جلد ہی ماہنامہ "انصار اللہ" کی اشاعت دو ہزار تک پہنچا دیں گے۔ امید ہے احباب اس وقت حسب وعدہ ماہنامہ کی اشاعت بڑھانے اور نئے خریدار پیدا کرنے کے لئے جدوجہد میں مصروف ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں میں برکت دے اور اس نیک کام میں ہمارے ساتھ تعاون کے لئے انہیں اپنے پاس سے اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔

جن خریدار اصحاب کا چندہ ماہنامہ "انصار اللہ" اکتوبر نومبر میں ختم ہو چکا ہے یا دسمبر میں ختم ہو رہا ہے ان کی اطلاع کے لئے فرداً فرداً ان کی خدمت میں خطوط روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ ان اصحاب سے توقع ہے کہ وہ نئے سال کے لئے ماہنامہ کا چندہ ہمیں انشاء اللہ بہت جلد بھجوا دیں گے تا نئے سال کے آغاز میں ماہنامہ کو مالی دشواریوں کا سامنا نہ ہو۔

ماہنامہ "انصار اللہ" ایک بلند پایہ تربیتی رسالہ ہے جسے ہر احمدی گھرانے میں موجود ہونا چاہئیے۔ یہ رسالہ اصل لاگت سے کم قیمت پر دیا جا رہا ہے تا ہر ایک دوست اسے آسانی کے ساتھ خرید سکے۔ اس اعلان کے ذریعہ میں احباب جماعت سے پرزور تحریک کرتا ہوں کہ وہ ازراہ کرم ماہنامہ "انصار اللہ" کی خریداری بڑھانے کی ہر ممکن کوشش فرمائیں اللہ تعالیٰ ہم سب کے ساتھ ہو۔ آمین

امراء جماعت و پریذیڈنٹ صاحبان نیز عہدیداران مجالس اس امر کی طرف ازراہ کرم خصوصی توجہ فرمادیں۔

(مرزا ناصر احمدؐ صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

وقفِ جدید کی تحریک اور اشاعتِ اسلام

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ کی تقریر میں فرماتے ہیں:۔

"آئندہ خلفاء کو بھی وصیت کرتا ہوں کہ جب تک دنیا کے چپہ چپہ میں اسلام نہ پھیل جائے اور دنیا کے تمام لوگ اسلام قبول نہ کریں اس وقت تک اسلام کی تبلیغ میں وہ کبھی کوتاہی سے کام نہ لیں ......"

آگے چل کر فرماتے ہیں کہ:۔

"میں احباب جماعت کو تاکید کرتا ہوں کہ وہ اس تحریک کی اہمیت کو سمجھیں اور اس کی طرف پوری توجہ کریں اور اس کو کامیاب بنانے میں پورا زور لگائیں اور کوشش کریں کہ کوئی فرد جماعت ایسا نہ رہے جو صاحب استطاعت ہوتے ہوئے اس چندہ میں حصہ نہ لے" (الفضل ۲/۱ ۶۰ء)

امراء کرام و صدر صاحبان حضور کے ان الفاظ کو دوستوں تک پہنچا دیں اور دفتر وقفِ جدید اس شان سے منائیں کہ کسی دوست کے ذمہ کوئی بقایا نہ رہے اور جو لوگ اب تک شامل نہیں ہوئے ان کو بھی اس تحریک میں شامل کریں۔ یہ حضور کی خواہش ہے جو انشاء اللہ ضرور پوری ہو کر رہے گی۔

(ناظم مال وقفِ جدید)

درخواست دعا

میرے والد محترم قبلہ مولوی عبد الحق صاحب بدوملہوی گوجرانوالہ شہر میں میرے بھائی مرحوم کے مکان سے کہیں چلے گئے ہیں۔ چند ماہ سے ان کے حواس پر بہت اثر ہے۔ تمام بزرگانِ سلسلہ سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی صحیح رہبری فرماوے۔ وہ ربوہ پہنچ جائیں یا گوجرانوالہ واپس آجائیں۔ جس کسی احمدی بھائی کو وہ ملیں وہ مجھے اطلاع دیں یا ربوہ میں رشید ہوٹ ہاؤس گول بازار ربوہ کو مطلع فرمائیں۔

(غلام احمد بدوملہوی از احمدیہ مسجد راولپنڈی)

چندہ جلسہ سالانہ

از مکرم میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال

چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی اسی طرح لازمی اور ضروری ہے۔ جس طرح چندہ عام یا حصہ آمد کی ادائیگی فرض ہے۔ اگر کوئی شخص یہ سمجھتا ہو کہ چندہ جلسہ سالانہ ادا کرنے کے بغیر صرف چندہ عام اور حصہ آمد ادا کرنے سے اس کی ذمہ داری پوری ہو گئی۔ تو وہ سخت غلطی خوردہ ہے۔ جہاد میں صرف وہی امور کافی نہیں ہوا کرتے جسے کسی مجاہد کا نفس ضروری قرار دے۔ نہیں بلکہ کامیاب جہاد وہی ہوگا۔ جس میں وہ تمام امور سرانجام دئے جائیں۔ جن کا امام وقت نے ارشاد فرمایا ہو۔ اور چندہ جلسہ سالانہ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لازمی قرار دیا ہے۔ کیونکہ یہ چندہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مبارک سے جاری ہے۔ پس کسی احمدی کو ایسے اہم چندہ میں حصہ لینے سے محروم نہیں رہنا چاہیئے

اب جلسہ سالانہ میں صرف دو تین ہفتے باقی ہیں۔ لیکن ابھی تک یعنی اخیر ماہ نومبر تک چندہ جلسہ سالانہ کے مجموعی بجٹ کے مقابلہ میں کل وصولی صرف پینتیس فیصدی ہے۔ لہٰذا تمام جماعتوں سے التماس ہے کہ اس چندہ کی فراہمی کے لئے پوری پوری کوشش اور محنت سے کام لیں۔ تا جلسہ سے پہلے پہلے ہر جماعت کا چندہ جلسہ سالانہ کا بجٹ پورا ہو جائے بڑی بڑی جماعتوں کی اس وقت تک کی فیصدی وصولی بمقابلہ بجٹ نیچے درج ہے تا احباب کو معلوم ہو جائے کہ بجٹ پورا کرنے کے لئے کتنی محنت اور کوشش کی ضرورت ہوگی اور اس کے مطابق کام کر کے اللہ تعالیٰ کے حضور سرخروئی حاصل کریں۔

ضلع جھنگ:۔ محلہ جات ربوہ:۔ دارالصدر جنوبی (۱۱) دارالصدر شرقی (۱۱) دارالصدر غربی الف (۱۶) دارالصدر غربی ب (۸) دارالرحمت فیکٹری ایریا (۱۹) دارالرحمت غربی (۱۵) دارالرحمت وسطی (۱۱) دارالرحمت شرقی (۳۷) دارالبرکات (۳۷) دارالنصر (۵۹) ... دارالیمن (۱۸) باب الابواب (صفر) ربوہ اوسط تمام حلقہ جات (۲۵) چنیوٹ (۳۸) احمد نگر (۱۳) لگھیانہ (۴۲)

ضلع ملتان:۔ ملتان شہر (۵۸) ملتان چھاؤنی (۲۹) پیراں غائب (۴) اسماعیل آباد (۱۰) کاٹن فیکٹری (صفر)

ضلع لائلپور:۔ لائلپور شہر (۴۱) ۸۸ ج ب لدھیانہ (۱۵) ۱۲۱ ج ب گوکھووال (۲۲) ۱۲۷ ر ب بہلولپور (۲۲) ۲۷۶ گ ب گوکھووال (۱۰) گوجرہ (۳۳) ۳۳۳ ج ب دھیروے (۴۳) جڑانوالہ (...) ۶۹ ر ب گھسیٹ پور (۴۱)

ضلع منٹگمری:۔ منٹگمری شہر (۸) اوکاڑہ (۵۲) ۵۵ / ۲-۱۱ محمود پور (۱۶)

ضلع لاہور:۔ حلقہ جات لاہور شہر:۔ دہلی دروازہ (۴۲) سول لائن (۷) گڑھی شاہو (۸۰) مصری شاہ (۶۲) اسلامیہ پارک (۸) مزنگ (۹) نیلا گنبد (۲۳) کیپٹل پارک (۷) سنت نگر (۱۶) لاہور چھاؤنی (۱) ماڈل ٹاؤن (۵۱) سلطان پورہ (۷) بھاٹی دروازہ (۲۲) گنج مغلپورہ (۹) اچھرہ (۱۶) راجگڑھ چوبرجی (۴۱) دھرمپورہ (۴) محمد نگر (۳۳) پرانی انارکلی (صفر) باغبانپورہ (۴۲) کوچہ چابک سواراں (۳) اوسط تمام حلقہ جات لاہور (۸) قصور (۹۴)

ضلع شیخوپورہ:۔ شیخوپورہ شہر (۴۲) سانگلہ ہل (۶) آبنہ کرم پورہ (۷۴) کرتو پنڈوری (۱۰) نارنگ منڈی (صفر) ۱۸ بہوڑو (۱۷) ۱۱ چھور (۰۴) تنکانہ صاحب (۹)

ضلع گوجرانوالہ:۔ گوجرانوالہ شہر (۱۴) وزیر آباد (۴۶) حافظ آباد (۷) گکھڑ منڈی (۲۷)

ضلع سیالکوٹ:۔ سیالکوٹ شہر (۱۲) ڈسکہ (۴) دیوکے (۶) مو سے والا (۳) بدوملہی (۱۰) گھٹیالیاں (صفر) ڈوگری گھنس (۲۹) عزیز پور ڈوگری (۱۲)

ضلع مظفرگڑھ:۔ مظفرگڑھ شہر (۳) **ضلع ڈیرہ غازیخاں:۔** ڈیرہ غازیخاں (۳۸)

ضلع رحیم یارخاں:۔ رحیم یارخاں شہر (۳) **ضلع بہاولپور:۔** بہاولپور شہر (۳)

ضلع بہاولنگر:۔ بہاولنگر شہر (۵) ۱۲۶ مراد (۱۹)

ضلع گجرات:۔ گجرات شہر (۱۳) کھاریاں (۷) منڈی بہاؤالدین (۲۹) لالہ موسیٰ (۹)

ضلع جہلم:۔ جہلم شہر (۳۸) دوالمیال (۳۰)

ضلع سرگودہا:۔ سرگودہا شہر (۱۰) جوہر آباد (۲۷) بھیرہ (۳۱) ۳ ج ب (صفر) ۱۲۸ / ۱۲۱ مشکلہ (۱۳)

ضلع راولپنڈی:۔ راولپنڈی شہر (۵) کوہ مری (۲۵) واہ کینٹ (۲۱)

ضلع کیمل پور:۔ کیمل پور شہر (۵۴) **ضلع ہزارہ:۔** ایبٹ آباد (۱۲) مانسہرہ (۶۸)

ضلع مردان:۔ مردان شہر (۱۴) **ضلع پشاور:۔** پشاور شہر (۲۰) نوشہرہ چھاؤنی (۲۷) رسالپور (۲۶) چارسدہ (۳۰) **ضلع کوہاٹ:۔** کوہاٹ (۱) **ضلع میانوالی:۔** میانوالی (۱۹) داؤدخیل (صفر)

ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان:۔ ڈیرہ اسماعیل خاں شہر (۳۱)

بلوچستان:۔ کوئٹہ (۱۸) فورٹ سنڈیمن (۴۸)

ضلع سکھر:۔ سکھر شہر (۲۲) **ضلع تھرپارکر:۔** کنڈی (۲۷)

ضلع نوابشاہ:۔ نوابشاہ شہر (۲۴) بانڈھی (صفر)

ضلع لاڑکانہ:۔ حسن باڑہ (۴۴) احمد آباد (۹)

ضلع تھرپارکر:۔ میرپور خاص (۱۴) کنری (۸) محمد آباد اسٹیٹ (۳۰) محمود آباد اسٹیٹ (۳۶) احمد آباد اسٹیٹ (۲۶) ناصر آباد اسٹیٹ (۳۳) نوکوٹ (۴۲) گوٹھ غلام رسول (۱۰) کریم نگر (۲۰) ڈگری (۱۴)

ضلع حیدرآباد:۔ حیدرآباد شہر (۱۷) بشیر آباد اسٹیٹ (۳۶)

کراچی ڈویژن:۔ کراچی تمام حلقہ جات (۲۱)

مشرقی پاکستان:۔ ڈھاکہ (۱۸) نرائن گنج (۴۹) تیج گاؤں (۸) برہمن بڑیہ (۵) چاٹگانگ (۴۳)

نوٹ:۔ خطوط وحدانیوں کے اندر جو ہر جماعت کے آگے اعداد درج ہیں۔ وہ اس جماعت کی چندہ جلسہ سالانہ کی فیصدی وصولی بمقابلہ بجٹ سال رواں ہے۔ (ناظر بیت المال)

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

اگر یہ درست ہے تو ہم مولانا محمد یعقوب صاحب کی توجہ پیغام صلح کے اسی پرچہ مؤرخہ ۲۹/۱۱/۶۱ کی طرف دلاتے ہیں جس میں آپ کا وہ مضمون شائع ہوا جس میں آپ نے علمائے اسلام سے اپیل کی ہے اور جس سے ہم نے اوپر حوالے نقل کئے ہیں۔ آپ اسی ایک پرچے کو دیکھئے اس میں کم از کم دو مضمون سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی (نعوذ باللہ) مذمت میں پڑی آن بان سے شائع کئے گئے ہیں جن میں وہی کام کیا گیا ہے جس کے مولانا علمائے دین سے شاکی ہیں۔ مولانا اگر آپ کے دل میں انصاف کی ذرا سی بھی قدر ہے تو اسی ایک بات سے اندازہ کر لیجئے کہ حق کس طرف ہے اور وہ کونسا گروہ ہے جس نے اپنی تمام زندگی، اپنی تمام طاقت، اپنی تمام علمیت ایک حق پرست کی مخالفت میں لگا رکھی ہے۔ جس کی بنیادی وجہ علیحدگی چند ایسے فروعی اور نظری مسائل پر ہے جو محض لفظی حیثیت رکھتے ہیں۔ کیا یہ عیسائیوں اور آریوں والا ہی حربہ نہیں ہے جو وہ اسلام کے خلاف استعمال کرتے ہیں۔ یعنی ایک اصول مثلاً تعدد ازدواج کو لیا اور اس کو ایسا رنگ دیا کہ جس سے یہ اسلامی اصول عیاشی نظر آنے لگے۔ اور اس کے پردہ میں سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر (نعوذ باللہ) اعتراضات کا طوفان اٹھا دیا اور امہات المومنین ایسی کتب مسلمانوں کی دلآزاری کے لئے لکھی گئیں۔ جیسا کہ خود آپ نے اپنے اسی مضمون میں ذکر کیا ہے:۔

"یا وہ زمانہ تھا کہ کوئی غلیظ لفظ نہیں تھا جو عیسائی دنیا میں اسلام، قرآن اور حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات کے متعلق بلا تکلف استعمال نہ ہوتا تھا۔ میرے سامنے ایک تازہ تصنیف ہے جس میں ایسی تمام بدزبانیوں کو کسی نے ریسرچ کر کے جمع کیا ہے اور محض اس لئے کیا ہے کہ لوگوں کو بتلائے کہ دیکھو اسلام کے متعلق ہمارے آباؤ اجداد کس جہالت میں مبتلا تھے۔ چونکہ یہ کتاب مغلظات کا مجموعہ ہے جن کی مثال کبھی اس لٹریچر میں ملتی تھی جو ہندوستانی عیسائیوں کی طرف سے شائع ہوتا تھا (مثلاً امہات المومنین اور ینابیع القرآن وغیرہ) اس لئے اس کے مصنف نے شروع ہی میں مسلمان قارئین سے معذرت لکھی ہے کہ یہ پڑھنا ان کے لئے شاق ہوگا۔ مگر مجھے معاف کریں گے کہ میں محض پرانی باتوں کو جمع کر رہا ہوں اور صفحہ اوّل پر اپنی بریت میں عربی الفاظ میں لکھا ہے:۔

ناقل الکفر لیس بکافر"

کیا ہم مولانا سے امید کریں کہ وہ کم از کم اپنی جماعت کی اتنی اصلاح تو کریں گے جتنی کہ یورپ والوں نے اب اسلام کے متعلق بقول آپ کے کر لی ہے؟ ورنہ ایسی جماعت کو خیرباد کہیں گے۔

قابل تقلید نمونہ!

محترم عادل ایاز صاحب وصیت نمبر ۱۵۶۹۸ مارٹن روڈ کراچی نے مؤرخہ ۱۷/۱۱/۶۱ سے اپنی ماہوار آمد جو اس وقت ۱۷۰/- روپے ہے کے ۱/۸ حصہ کی بجائے ۱/۳ حصہ کی وصیت کر دی ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

درخواست دعا

جیکب آباد کے ایک سندھی نو احمدی محمد عارف صاحب آجکل چند مشکلات میں مبتلا ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خداوند کریم انہیں استقامت بخشے اور مشکلات دور فرمائے۔ آمین

(ارشاد احمد شکیب)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۳۴۴ میں عزیزہ بیگم زوجہ عبدالمنان قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن آبہ ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱ اپریل ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری حسب ذیل جائیداد ہے مہر مبلغ پانچصد روپیہ جو میں خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ زیورات سوا تولہ سونا قیمتی ۱۹۶ روپے اور نقد سو اسو روپیہ۔ کل میزان ۷۹۴ روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں اس کے علاوہ اگر کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا آمد کا ذریعہ پیدا ہو جائے نیز جو جائیداد میری وفات کے وقت ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ جو رقم میں اپنی زندگی میں اس وصیت کردہ حصہ میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرا سکوں وہ حصہ وصیت کردہ سے منہا کی جاوے گی۔ المرقوم ۲۱-۴-۶۱

الامۃ عزیزہ بیگم زوجہ عبدالمنان دکاندار ساکن آبہ ضلع شیخوپورہ

گواہ شد: دستخط عبدالمنان خاوند موصیہ آبہ ضلع شیخوپورہ

گواہ شد: مولوی عبدالرحمٰن خسر موصیہ ساکن آبہ ضلع شیخوپورہ

نمبر ۱۶۳۴۵ میں حسین بی بی زوجہ منشی محمد الدین صاحب قوم گھوکھر پیشہ خانہ داری عمر ۵۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۹ء ساکن چوٹا سنگر ڈاکخانہ میرال پور ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ اگست ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے کانٹے طلائی وزن دو ماشے قیمتی ۲۶/۴۸ روپے حق مہر پانچصد روپیہ کل میزان ۵۲۶/۴۸ روپے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ میری وفات کے وقت جو کوئی اور جائیداد ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز جو رقم میں اپنی زندگی میں اس وصیت کردہ حصہ میں بطور رسید داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرا دوں وہ اس وصیت کردہ حصہ سے منہا کی جاوے گی۔ اس وقت کوئی ذریعہ آمد نہیں۔ اگر کسی وقت آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

الامۃ نشان انگوٹھا حسین بی بی زوجہ منشی محمد الدین ساکن چوٹا سنگر ضلع شیخوپورہ

گواہ شد: منشی محمد الدین سیکرٹری مال جماعت احمدیہ آبہ کرم پورہ ضلع شیخوپورہ خاوند موصیہ ۱۸-۸-۶۱

گواہ شد: بقلم خود سید لال شاہ امیر جماعت احمدیہ آبہ کرم پورہ مقام دار برق ضلع شیخوپورہ ۱۸-۸-۶۱

نمبر ۱۶۳۲۵ میں محمد یٰسین ولد محمد الیاس قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۴۹ء ساکن لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱-۵-۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

۱۔ میری ماہوار آمد اس وقت ۵۰۰ روپے ہے جس کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کو میں ادا کرتا رہوں گا۔

۲۔ میری جائیداد غیر منقولہ اس وقت موضع ماڑی پور تحصیل قصور میں ایک ایکڑ بنجر قدیم اور ۱/۲ ایکڑ زرعی جائیداد موجود ہے۔ جس کے ۱/۳ حصہ کی میں بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کرتا ہوں۔ اور جس کی سالانہ آمدنی ۵۰ روپے ہے۔ اور تازیست وہ کل آمد مبلغ ۵۰ روپے صدر انجمن احمدیہ کو دیتا رہوں گا یہ رقم ہر سال کے بعد ادا کروں گا۔

۳۔ اس کے علاوہ بھی منقولہ و غیر منقولہ جائیداد میں پیدا کروں۔ اور بوقت وفات جو موجود ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ مالک ہوگی۔

العبد: محمد یٰسین معرفت پیپر کارنر گنپت روڈ۔ لاہور۔

گواہ شد: عبداللطیف سنگھو ری سیکرٹری مال ۱۱-۵-۶۱

گواہ شد: چراغ الدین صدر حلقہ سنت نگر

پیغام احمدیت

اور

دوسرے مذاہب کے متعلق سوال و جواب

بزبان اردو

کارڈ آنے پر مفت

عبداللہ الٰہ دین سکندرآباد دکن

اٹامک ری ایکٹر کے پہلے مرحلہ کی تعمیر آئندہ مارچ میں شروع ہوگی

عمارت کا ڈیزائن امریکی ماہر تعمیرات نے تیار کیا ہے۔ ڈاکٹر عثمانی کی پریس کانفرنس

کراچی یکم دسمبر۔ پاکستان میں ایٹمی سائنس اور ٹکنالوجی کے انسٹی ٹیوٹ کے پہلے مرحلہ کی تعمیر کا کام آئندہ سال مارچ میں شروع ہو جائے گا۔ پہلے مرحلہ کے دوران دو سال کی مدت میں ایٹمی ری ایکٹر اور ریسرچ لیبارٹری تعمیر کی جائے گی۔ انسٹی ٹیوٹ کے علاوہ ہیوی ری ایکٹر کے گرد لیبارٹریوں کا پورا سلسلہ چار کروڑ روپے کی لاگت سے دوسرے پانچ سالہ منصوبہ کی مدت کے آخر میں مکمل ہوگا۔

اس امر کا انکشاف ایٹمی کمیشن کے چیئرمین ڈاکٹر آئی ایچ عثمانی نے یہاں ایک پریس کانفرنس میں کیا۔

آپ نے بتایا کہ ری ایکٹر کی عمارت راولپنڈی سے پندرہ میل دور نئے دار الحکومت اسلام آباد کے نواح میں تعمیر ہونے والی پہلی عمارت ہوگی۔

ڈاکٹر عثمانی نے کہا پاکستان میں پہلے ایٹمی ری ایکٹر کی تکمیل اس امر کی روشن دلیل ہوگی کہ ہم ایٹمی دور میں داخل ہو گئے ہیں۔ آپ نے بتایا کہ انسٹی ٹیوٹ کی عمارت کا ڈیزائن عالمی شہرت کے امریکی ماہر تعمیرات مسٹر ایڈورڈ سٹون نے تیار کیا ہے۔ عمارت میں کام کے لئے اسے بہتر طریق پر استعمال کے علاوہ اس کے تعمیراتی حسن کا بھی لحاظ رکھا گیا ہے۔ یہ عمارت فن تعمیر میں ہمارے روایتی ثقافتی ورثہ اور جدید طرز تعمیر کے حسین امتزاج کا بھی نمونہ ہوگی۔

ڈاکٹر عثمانی نے بتایا کہ دریائے سندھ کے کناروں پر تابکار معدنیات کو تجارتی پیمانہ پر نکالنے کے امکانات کا جائزہ لیا جا رہا ہے حال ہی میں ایک فضائی سروے کیا گیا تھا۔ جس سے پتہ چلا ہے کہ کالا باغ سے اٹک تک دریائے سندھ کے کناروں پر ریت میں یورینیم موجود ہے

ایٹمی کمیشن کے چیئرمین نے ایک استفسار پر بتایا کہ ڈیڑھ سو طلبہ کمیشن کے پروگرام کے تحت تربیت حاصل کر رہے ہیں۔ یا تربیت مکمل کر چکے ہیں۔ دوسرے پانچ سالہ منصوبہ کے آخر تک ایٹمی ری ایکٹر اور لیبارٹریوں کے لئے قریباً چار سو سائنس دانوں کی ضرورت پڑے گی۔

"کمیونسٹ چین کو صرف دو تہائی اکثریت سے اقوام متحدہ کا رکن بنایا جائے"

جنرل اسمبلی میں امریکہ اور دوسرے ملکوں کی قرارداد۔ روسی بلاک کی طرف سے مخالفت

اقوام متحدہ (نیویارک) ۲ دسمبر۔ پانچ ملکوں نے جن میں امریکہ اور جاپان بھی شامل ہیں، اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں کل ایک قرارداد پیش کی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ اقوام متحدہ میں کمیونسٹ چین کو قوم پرست چین کی جگہ دینے کا فیصلہ دو تہائی ووٹوں کی اکثریت سے کیا جائے۔

یہ قرارداد کل جنرل اسمبلی میں کمیونسٹ چین کی رکنیت کے بارے میں بحث شروع ہونے سے پہلے پیش کی گئی۔ قرارداد پیش کرنے والوں میں امریکہ، جاپان، آسٹریلیا کولمبیا اور اٹلی شامل ہیں۔ اس میں کہا گیا ہے کہ اقوام متحدہ میں چین کی نمائندگی کی تجویز ایک اہم سوال ہے اور یہ ایک ایسا سوال ہے جس کا فیصلہ دو تہائی ووٹوں کی اکثریت سے کیا جانا چاہئے۔

روسی بلاک نے کہا ہے کہ چین کی نمائندگی ایک رسمی بات ہے اور یہ ایک ایسا سوال ہے جس کے لئے ووٹوں کی سادہ اکثریت کی ضرورت ہے۔

امریکہ اور چار دوسرے ملکوں کی قرارداد میں کہا گیا ہے کہ چین (جو کہ اقوام متحدہ کا ایک بانی رکن ہے) کی نمائندگی کے بارے میں نظریات کا زبردست اختلاف ہے کئی مواقع پر چین کی نمائندگی کے سوال کو اہم قرار دیا جا چکا ہے۔ اس قرارداد میں اقوام متحدہ کے ۱۹۵۰ء کی ایک قرارداد کا حوالہ دیا گیا ہے جس میں کہا گیا تھا کہ جب بھی کبھی ایسی صورت حال پیدا ہو جائے کہ اقوام متحدہ میں نمائندگی کے کسی ملک کے دو دعویدار پیدا ہو جائیں اور اس بارے میں اختلاف رائے ہو تو اس مسئلہ پر اقوام متحدہ کے منشور کے مقاصد اور اصولوں اور خصوصی حالت کی روشنی میں غور کیا جانا چاہئے۔ پانچ ملکوں نے جو قرارداد پیش کی ہے۔ چین کی نمائندگی کے متعلق ہر رائے شماری کے موقع پر اسے ترجیح حاصل ہوگی۔

قومی تعمیر کے لئے پاکستانی عوام کی تعمیری کوششوں سے میں بہت متاثر ہوا ہوں

جاپانی کابینہ کو وزیر اعظم ہیاتو اکیدا کی رپورٹ

ٹوکیو ۲ دسمبر۔ جاپان کے وزیر اعظم نے کہا ہے کہ میں پاکستانی عوام کی ترقی کی کوششوں سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ وزیر اعظم ہیاتو اکیدا نے اپنے دورہ جنوب مشرقی ایشیاء کے بارے میں کابینہ کو اپنی رپورٹ میں بتایا ہے کہ جنوب مشرقی ایشیا کے ممالک اپنے ترقیاتی پروگراموں میں جاپان کی امداد کے بارے میں بڑے سنجیدہ ہیں۔

آپ نے اس بات پر زور دیا کہ جاپان بھی اس خواہش کا ایسے ہی جذبے سے جواب دے۔ مسٹر اکیدا نے کہا کہ پاکستان برما اور تھائی لینڈ اپنے صنعت کاری کے پروگراموں میں جاپان کی امداد پر تکیہ لگائے ہوئے ہیں۔ وزیر اعظم نے کہا میں پاکستان کے عوام کی قومی تعمیر کی کوششوں سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ میں ایک نئی ابھرتی ہوئی قوم کے دلوں کی دھڑکن سن رہا ہوں۔

آپ نے بتایا بھارتی حکومت کم شرح اور طویل مدت کے قرضے چاہتی ہے۔ بھارت نے جاپانی ٹیکنیکل ماہرین اور انجنیئروں کی بھی درخواست کی ہے۔ آپ نے کہا میں نے جن چار ملکوں کا دورہ کیا وہ جاپان کے لئے گہرے دوستانہ جذبات رکھتے ہیں۔ وزیر اعظم نے کہا میرے اس دورے سے جاپان کی خارجہ پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔

٭ بمبئی ۲ دسمبر۔ بھارتی محکمہ اطلاعات کی ایک رپورٹ کے مطابق ایک پرتگالی جنگی جہاز جس میں تین سو فوجی سوار تھے بمبئی کے شمال میں واقع دیو کے پرتگالی نوآبادی کی جانب روانہ ہوا ہے گوا کے مشرق میں واقع ایک بھارتی قصبہ اور ہوائی اڈہ بلگام میں موصول ہونے والی خبروں کے مطابق گوا کے پرتگالی گورنر جنرل اپنی حکومت سے صلاح مشورہ کرنے کے لئے اتوار کو بذریعہ طیارہ لزبن روانہ ہوں گے۔ گورنر جنرل گوا کی حکومت کے تمام محکموں کے نام ایک خفیہ گشتی مراسلے میں کہا ہے کہ اس وقت گوا ہی ایک ہنگامی صورت حال ہے۔

پرائمری تعلیم بنیادی جمہوری اداروں کی تحویل میں دینے کی تجویز زیر غور ہے

مرکزی حکومت بہت جلد اپنے فیصلہ کا اعلان کر دے گی

لاہور ۲ دسمبر۔ مرکزی حکومت ابتدائی تعلیم کے انتظامات اور اس کی نگرانی کی ذمہ داریاں بنیادی جمہوری اداروں کے سپرد کرنے کی تجویز پر غور کر رہی ہے۔ اس کا انکشاف تعلیم اور سائنسی تحقیقات کے وزیر مسٹر اختر حسین نے کل راولپنڈی سے یہاں پہنچنے پر کیا۔

مسٹر اختر حسین نے ہوائی اڈے پر اخباری نمائندوں سے باتیں کرتے ہوئے کہا کہ حکومت ایسے ذرائع اور تدابیر وضع کرنے کی کوشش کر رہی ہے کہ پرائمری تعلیم بلدیاتی اداروں کے انتظام، کنٹرول میں نہ رہے تاکہ وہ ان کے روزمرہ کے انتظامی معاملات میں مداخلت نہ کر سکیں۔ آپ نے کہا کہ اس وقت قانونی طور پر بنیادی جمہوریتوں کے قانون کے تحت ابتدائی تعلیم کا انتظام کرنا بنیادی جمہوری اداروں کی ذمہ داری ہے۔ مگر عملی طور پر اس کا کنٹرول حکومت کے ہاتھ میں ہے۔ آپ نے کہا کہ اس سلسلہ میں دونوں صوبائی حکومتوں کی رائے معلوم کی گئی ہے اور ان کے جواب موصول ہوتے ہی قطعی فیصلہ کر لیا جائے گا۔

آل ربوہ باسکٹ بال ٹورنامنٹ

فائنل میچ آج بعد دوپہر کھیلا جا رہا ہے

ربوہ ۲ دسمبر۔ پہلا آل ربوہ باسکٹ بال ٹورنامنٹ جو ۲۸ نومبر سے شروع ہوا تھا ۲ دسمبر کو اختتام پذیر ہو رہا ہے۔ فائنل میچ تعلیم الاسلام کالج اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کی ٹیموں کے درمیان ۳ بجے بعد دوپہر کھیلا جائے گا۔ فائنل میچ سے پہلے مارچ پاسٹ ہوگا جس میں محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب شامل ہونے والی ٹیموں سے سلامی لیں گے۔

شائقین حضرات سے گزارش ہے کہ پونے ۳ بجے تک اپنی اپنی نشستوں پر تشریف فرما ہو جائیں تاکہ وقت پر کاروائی شروع کی جا سکے گی۔ میچ کے اختتام پر محترم صاحبزادہ صاحب موصوف انعامات تقسیم فرمائیں گے۔

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے!

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴